eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

تصدیق

Vol. 8 No. 1 (2026)

The Tradition of Urdu Translation in Punjab (1900-1950)

پنجاب میں اُردو ترجمہ نگاری کی روایت (۱۹۰۰ءتا۱۹۵۰ء)

Dr Syed Zamir ul Hassan[1], Dr Ansar Abbas[2*]
[1]Assistant Professor, Department of Urdu, Government Graduate College, Mianwali
[2]Assistant Professor, Head of Department (Urdu), University of Mianwali
***Corresponding Email:** ansarabbas@umw.edu.pk
DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v8i01.146

Abstract

Translation plays a vital role in the development of any language. It is also paramount in terms of promoting and expanding the Urdu language. The tradition of proper and regular translation in Urdu began after the establishment of Fort William College. This tradition flourished over time, with Punjab emerging as the Centre for the art of translation in the first half of the twentieth century. The prominent scholars in translation include Khan Ahmad Hussain, Muhammad Haleem Ansari, Maulana Zafar Ali Khan, Maulana Ghulam Rasool Mehr, Makhmoor Jalandhari, Abid Ali Abid, Syed Imtiaz Ali Taj, Inayatullah Mashriqi and Kalimullah. Their scholarly contributions particularly include the translations of the works produced in Arabic, Persian and English. The translations by these scholars expanded Urdu literature and introduced it to various new genres. This paper provides a comprehensive review of the tradition of Urdu translation in the first half of the twentieth century.

Keywords:

Urdu, Translation, Punjab, 20th Century, Prose Translation, Art of Translation, Translator

Received: 25-03-2026 **Accepted:** 20-05-2026 **Online:** 27-06-2026

This article is licensed under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0).
Free use, distribution, and reproduction permitted with proper citation of the original work.
© The Author(s).

ترجمہ نگاری ایک مشکل فن ہے۔ فقط دوسری زبان کے خیالات وافکار کو اپنی زبان میں منتقل کر دینا ہی مترجم کی منزل نہیں ہوتی بلکہ اس کے سامنے دو زبانیں نہیں، دو تہذیبیں کھڑی ہوتی ہیں۔ جن کے ثقافتی پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے وہ تراجم کا حق ادا کرتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ترجمہ نگاری تخلیق کے مقام پر پہنچتی ہے۔ چوں کہ مترجم کو بات اس سطح تک لانی ہوتی ہے، جہاں وہ بات کا مفہوم عام آدمی تک بھی پہنچا سکے لٰہذا دونوں زبانوں پر وہ اس قدر دست قدرت رکھتا ہو کہ وہ ہر قسم کے پس منظر سے آگہی بھی رکھتا ہو اور اس کے بیان پر

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

تصدیق

Vol. 8 No. 1 (2026)

بھی قادر ہو۔فرہنگِ آصفیہ کے مطابق:''ترجمہ اسم مذکر۔ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنا۔''(1)ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے بقول ترجمہ نگاری:

> ''ترجمہ کوئی الگ صنف نہیں،اسے ایک فن کی حیثیت ضرور حاصل ہے۔ترجمہ نگاری کو کسی زبان کی ترقی میں زبردست دخل ہوتا ہے۔دیگر زبانوں کے بلند پایہ علمی و ادبی تحقیقی و تنقیدی اور دیگر فنی شاہکاروں کو اپنی زبان میں منتقل کرنا۔اس سے کسی قوم کا علمی ذخیرہ بڑھتا ہے۔اور قومی سطح پر فکر کو جلا اور ذہن کو نشو و نما ملتی ہے۔''(2)

دنیا کی تمام قومیں علم و فن کی بلندیوں پر تب ہی پہنچی ہیں جب انھوں نے اس فنِ ادب کا بھرپور استعمال کیا ہو۔لاطینی،یونانی اور عربی زبان نے انگریزی زبان کو عالمی زبان پر منتج تراجم کی بدولت ہی کیا۔اردو زبان و ادب بھی اس صنف سے بھرپور استفادہ کرتی ہے۔فورٹ ولیم کالج سے اس روایت کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے۔جو انیسویں صدی کے اختتام تک ایک بیش قیمت اور بیش بہا ادبی خزینہ سے اردو زبان و ادب کو مزین کر دیتا ہے۔بیسویں صدی کا نصف اول اس حوالے سے خاصا زرخیز نظر آتا ہے اور خطہ پنجاب ترجمہ نگاری میں بھی ثروت خیز روایت کا امین نظر آتا ہے۔تراجم کسی بھی قوم کی ذہنی،فکری میلان کے عکاس ہوتے ہیں۔اس خطہ میں ترجمہ نگاری کی روایت کے حوالے سے چند اہم ناموں میں خان احمد حسین خان،محمد حلیم انصاری،مولانا ظفر علی خان،علامہ عنایت اللہ المشرقی،پروفیسر رام سروپ کوشل،مخمور جالندھری،محمد داؤد خان،اختر شیرانی،چودھری افضل حق،سید عابد علی عابد،سید امتیاز علی تاج،مولانا غلام رسول مہر،غلام رسول مہر،کلیم اللہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

"شمع وسحر"(1900ء)کے عنوان سے خان احمد حسین خان نے (The last days of Pompeii) کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔جو 1900ء میں بلالی سٹیم پریس،انبالہ نے پنجاب پبلشنگ اینڈ سٹیشنرز کمپنی لاہور نے شائع کیا۔اسی کو "زلزلہ" کے عنوان سے عبدالحمید پرنٹرز نے 1947ء میں محبوب بک ڈپو سے جاری کیا۔یہ تصنیف پانچ حصوں پر منقسم ہے۔لارڈ لٹن کے مطابق پہلا حصہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔دوسرے حصے میں بھی ابواب کی تعداد آٹھ ہے،تیسرے حصے میں گیارہ،چوتھے حصے میں سولہ،جب کہ پانچویں حصے میں گیارہ ابواب شامل ہیں۔یوں کل چوّن ابواب پر محیط ہے۔خان احمد حسین خان نے اٹھارہ ابواب میں اس کا ترجمہ کیا۔ہر باب کو ایک الگ عنوان دیا۔ترجمہ نگاری میں خان احمد حسین خان کے اسلوب کی وہ خاص بات جو ان کے ترجمہ شدہ اور تخلیقی ادب ہر دو جگہوں پر واضح نظر آتی ہے،وہ ان کا مکالماتی اندازِ بیاں ہے۔خان احمد حسین خان نے ان تخلیقات کو ترجمہ کرتے وقت بھی جا بجا مکالماتی انداز اختیار کیا ہے۔برجستہ اور برمحل مکالموں پر ترجمہ سے بڑھ کر تخلیق کا گماں ہوتا ہے۔قاری ان تراجم سے بھی لطف اندوز ہوتا ہے اور کسی مقام پر

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

تصدیق

Vol. 8 No. 1 (2026)

تھکاوٹ یا بوریت محسوس نہیں کرتا اور نہ ہی وہ کئی یا چند صفحات کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ یہ وصف اختصار اور جامعیت ہے۔(3)

معرکہ مذہب و سائنس (1910ء) کے عنوان سے ظفر علی خان نے ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر کی شہرہ آفاق تصنیف A History of the conflict between Religion & Islam کا اردو ترجمہ کیا۔ یہ کتاب یورپ کی ذہنی تاریخ کا خلاصہ ہے۔ مولانا ظفر علی خان نے نواب محسن الملک کی خواہش پر 1895 میں اس کا بامحاورہ ترجمہ کیا اور 1910ء میں انجمن اردو حیدر آباد دکن نے رفاہ عام سٹیم پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ پنجاب یونی ورسٹی نے اس ترجمے پر مولانا ظفر علی خان کو 500 روپے کا انعام بھی دیا۔ اس کتاب میں مولانا ظفر علی خان ڈریپر کی بعض آراء سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔ اور بعض مسائل کی اپنے نقطۂ نظر سے وضاحت اور حواشی بھی لکھے۔ مولانا شبلی کے بقول وہ مترجم نہیں بلکہ اچھے خاصے تند مزاج مولوی نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کا مقدمہ مولوی عبدالحق نے لکھا۔ مولانا ظفر علی خان ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر کی علمی خدمات کا اعتراف ان لفظوں میں کرتے ہیں۔

> ”ڈاکٹر ڈریپر نے یہ کتاب لکھ کر ہم پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے کہ تلاش حق کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس دروازہ کے اندر داخل ہو کر اعلیٰ قدر توفیق گوہر مقصود سے اپنی جیب و داماں بھر سکتا ہے۔ اور اگر اسے مبدا فیاض سے ذوق سلیم جسے دوسرے لفظوں میں ایمان سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، عطا ہوا ہے۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ مذہب اور سائنس ایک دوسرے کے حریف نہیں بلکہ حلیف ہیں۔“(4)

انجیل برناباس (1916ء) محمد حلیم انصاری کا انجیل برناباس کا اردو ترجمہ جس کو ڈاکٹر خلیل بک سعادت (مصری) مسیحی عالم کے عربی ترجمہ سے باادارت مولوی محمد انشاء اللہ مالک ایڈیٹر اخبار وطن مولوی محمد حلیم صاحب انصاری ردولوی مترجم عربی دفتر اخبار وطن نے اردو کا لباس پہنایا۔ 1916ء میں حمید سٹیم پریس لاہور سے شائع ہوئی۔ "میری عینک" مولانا ظفر علی خان کی کتاب رضوی اینڈ کمپنی ناشران و تاجران کتب نظام شاہی روڈ حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔ لیلیٰ یا محاصرہ غرناطہ (1924ء) سید امتیاز علی تاج کا تاریخی ناول کا ترجمہ ہے، دارالاشاعت پنجاب، لاہور سے شائع ہوا۔

دیباچہ خریطہ مشرق (1924ء) کو فلسفہ شعر کی دنیا میں امتیازی حیثیت حاصل رہی۔ 66 رباعیات کا منظوم ترجمہ حکیم سرور سہارن پوری نے کیا۔ ان پورنا کا مندر (1927ء) ان پورنا دیوی کا مندر، پروفیسر رام سروپ کوشل کی کتاب 1927ء میں دارالاشاعت پنجاب لاہور سے شائع ہوئی۔ ان پورنا دیوی کا مندر بنگال کی مشہور ناول نویس شریمتی نرایماد یوی کماری کے نہایت ہی اعلیٰ اخلاقی اور سبق آموز ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ اصل کتاب بنگال میں اس قدر مقبول عام ہوئی کہ ہزاروں جلدیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں بھی شائع ہوا۔ پروفیسر رام سروپ کوشل نے ابتدائیہ میں لکھا ہے کہ ترجمہ میں ناول کی تمام

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

Vol. 8 No. 1 (2026)

خوبیاں برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے اور اس کی زبان کو بے تکلف اور عام فہم بنانے میں، میں نے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔(5) ارغوان زار(1932ء) خان احمد حسین خان کا چارلس ڈکنز کے ناولوں کا ملخص ترجمہ ہے۔ جس میں درج ذیل تراجم شامل ہیں۔ دیوانہ ایک عجیب موکل(The haunted man & the Ghost's bargain)، دوشہروں کا فنا(A Tale of Two cities)، کرسمس کا نغمہ (A Christian Carol)، پک وک پیپر(The Pickwick Papers)، ڈامبے اینڈ سن (Dambay and Son)، آلیور ٹوسٹ (Oliver Twist) ، نکلسن نکل بی (Life and Adventures of Nicholas Nickleby)، مارٹن چیزل وٹ(Life and adventure of Martin Chuzzlewitt)، پرانے تحائف کی دکان (The Old Curiosity Shop)، ڈیوڈ کاپر فیلڈ(David Copper Field)، سختی کے ایام(Hard Times) شامل ہیں۔(6) آبشار(1935ء)، خان احمد حسین خان نے درج ذیل انگریزی تخلیقات کے اردو میں تراجم کیے۔ وینس کا سوداگر(The Merchent of Veince) ، شاہ لیئر (King Lear)، جولیس سیزر(Julius Ceaser)، آرزوئے دل(As you like it) ، میکبتھ(Macbeth)، طوفان(Tempest)، شب دوازدہم (Twelfth Night)، ہیملٹ(Hemlet)، موسم سرما کی داستاں (The Winter Tale)، رائی کا پہاڑ(Much Ado about Nothing)، ورونا کے دوشریف (The Two Gentleman of Verona)، قلوپطرہ(Antony of Cleoparta)، موسم سرما کا خواب(A Mid Summer Night)(7)۔

آرزو کی کلیاں(1937ء) جان سٹین بیک کی کتاب کا ترجمہ مخمور جالندھری نے کیا اور انڈین اکیڈمی 6۔بی ریگل بلڈنگ نیو دہلی کے زیر اہتمام دیال پرنٹنگ پریس دہلی سے 1937ء میں شائع ہوئی۔ جوامع الحکایات ولوامع الروایات (حصہ اول)(1943ء) محمد داؤد خان، اختر شیرانی کی کتاب ہے۔ عوفی فارسی ادب کا یک اہم نام ہے جن کی حکایات فارسی ادب میں افادی حیثیت اور موضوعی ہر دو حوالوں سے بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ عوفی کی کتاب کے مترجم اختر شیرانی کی جوامع الحکایات و لوامع الروایات، انجمن ترقی اردو (ہند) نمبر 203، دہلی سے 1943ء میں شائع ہوئی۔ چار حصوں پر مشتمل تھی۔ حصہ اوّل، جلد اوّل پر مشتمل ہے۔ جس کی ضخامت 230 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ ان حکایتوں کا بیشتر حصہ تاریخی رنگ کا حامل ہے۔ موضوعات کی رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ مزید براں ہم رنگ کتابوں کے مقابلے میں حکایات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس کتاب کی چار جلدیں تھیں جنھیں اختر شیرانی نے چار حصوں میں تقسیم کر کے دو جلدوں میں تقسیم کر دیا۔ 2113 حکایات پر مشتمل تھی۔ یہ کتاب قلمی نسخے کی صورت میں موجود تھی۔ اختر شیرانی کو قلمی نسخہ، انجمن ترقی اردو کی ملکیت سے ڈاکٹر عبدالحق کے حکم پر استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ انھی کی خواہش پر یہ کام اردو میں منتقل ہوا۔ حصہ اول تیئیس ابواب پر مشتمل ہے۔ ان کے اسلوب پر تخلیق کا گماں ہوتا ہے۔ جوامع الحکایات ولوامع الروایات (حصہ

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

Vol. 8 No. 1 (2026)

دوم)(1943ء)مترجم اختر شیرانی کی جوامع الحکایات ولوامع الروایات،انجمن ترقی اردو(ہند) نمبر197،دہلی سے 1943ء میں شائع ہوئی۔ چار حصوں پر مشتمل تھی۔ حصہ اول جلد اول پر مشتمل ہے اور باقی تین حصے اس کتاب یعنی جوامع الحکایات ولوامع الروایات(جلد دوم)میں شامل ہیں۔ جس کی ضخامت 362صفحات پر مشتمل تھی۔ حصہ دوّم پچیس ابواب پر مشتمل ہے۔ حصہ سوّم تیئس ابواب پر مشتمل ہے۔ حصہ چہارم نوابواب پر مشتمل ہے۔

ستیارتھ پرکاش(1946ء)(پنڈت چموپتی ایم اے)مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی مقبول عام تصنیف لطیف ''ستیارتھ پرکاش''کالفظی سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ چموپتی نے آریہ بھاشا سے اردو میں کیا تھا۔1937ء میں آریہ پرتی ندھی سبھاپنجاب نے مہرشی کی مقبول عام تصنیف کواردو میں منتقل کیا۔1943ءمیں اسی کادوسراایڈیشن شائع ہوا۔ تیسراایڈیشن 1946ءمیں شائع ہوا۔یہ مجموعی طور پر تیرھواں ایڈیشن تھا۔(8) یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں دس ابواب اور دوسرے حصے میں چار ابواب شامل ہیں۔زلزلہ(1947ء) کے زیرعنوان خان احمد حسین خان کے تراجم، شمع وسحر(1900ء)میں پیش کیے گئے۔ تراجم کواز سرنوئے نام سے مرتب کیا گیا۔(9)پاکستان اور اچھوت(1930ء)چودھری افضل حق(1891ء۔1941ء)(گڑھ شنکر،امرتسر)نے راولپنڈی جیل کے زمانہ اسیری میں لکھی۔ مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام چودھری نذیر احمد پبلشرز سے چھپ کر مکتبہ اردو لاہور سے شائع ہوئی۔ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کواس میں موضوع بنایا گیا۔ تقسیم ہند کا مطالبہ بھی اسی کی وجہ سے شدت پکڑتا ہے۔ملک کی ہر جماعت نے اپنانقطۂ نظر پیش کیا۔''پاکستان اوراچھوت'' مجلس احرار کے نقطۂ نظر کی مظہر ہے۔یہ کتاب انگریزی زبان میں پیش کی گئی۔ جسے بعدازاں اردودان طبقے کے لیےاردو میں پیش کیا گیا۔

فنون لطیفہ اور انسان(1964ء)سید عابد علی عابد نے ارون ایڈمن کی تصنیف کا ترجمہ کیا۔جو مقبول اکیڈمی،4۔اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے شائع ہوا۔"قرطبہ کا قاضی" سید امتیاز علی تاج نے لارنس ہاؤس مین کے مضامین کا ترجمہ تصنیف کیا ہے۔"جزیہ اوراسلام"مولاناغلام رسول مہر کی اردو زبان میں اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔ جس میں مستند تاریخی دستاویزوں کو پیش نظر رکھ کرابتدائی اسلامی دور کے مالیات پر بحث کی گئی ہے۔ جس سے بہ خوبی اندازہ کیاجاسکتاہے کہ مسلمانوں نے آغاز میں مفتوحین سے کیابرتاؤ کیا۔یہ کتاب محض جذیہ اور خراج کے متعلق زیادہ مفصل معلومات بہم پہنچاتی ہے۔بلکہ تاریخ کے مطالعہ کاایک نیامعیار بھی پیش کرتاہے۔اسلامی مملکت و حکومت کے بنیادی اصول(1963ء)غلام رسول مہر نے لیوپولڈ وائس کی کتاب کا ترجمہ پیش کیا۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔"اشتراکی روس"کلیم اللہ کی، ہیولٹ جانسن(ڈین آف کنٹربری) کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ کلیم اللہ نے قومی دارالاشاعت، وائی ایم سی اے بلڈنگ۔دی مال لاہور سے شائع کیا۔ سوویت روس میں ایک بالکل نئی سوسائٹی کا تجربہ کیاجارہاتھا۔اس کتاب میں اسی تجربہ پر نہایت سادہ

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

تصدیق

Vol. 8 No. 1 (2026)

طریقے سے روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔دنیا کے اس چھٹے حصے میں جو اتنا بڑا تجربہ کیا جارہا تھا۔اس کی بنیاد معاشی زندگی کے نئے اصولوں پر رکھی جارہی تھی۔اس معاشرے اور ان نظریات کی کش مکش کو اس میں بیان کیا گیا ہے۔یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔"ارضی دیوتا"سیدبشیر ہندی(سیدبشیر حسین گیلانی)نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈلاہور،اردو محل نمبر45۔ٹمپل روڈلاہور سے شائع ہوا۔

مزید برآں پنجاب میں تراجم کے حوالے سے بہت سے نام آتے ہیں۔ان میں ایک نام احمد علی شاہ کا بھی آتا ہے،جو اسلامیہ کالج لاہور میں عربی فارسی کے پروفیسر تھے۔وہ دس بارہ سال تک شاہی مسجد کے خطیب رہے۔1926ء میں وفات پائی۔انھوں نے ''نفحات الانس''از مولانا جامی،''تحفتہ القلوب وہدیتہ الارواح(فارسی)مولفّہ شیخ عثمان جالندھری،مشکوٰۃ الانوار''از امام غزالی،بھجتہ الاسرار ومعدن الاسرار''از شیخ نورالدین ابی الحسن بن یوسف شافعی،الشفاء حقوق المصطفیٰ از قاضی عیاض کی کتب کے اردو میں تراجم کیے۔(10)اردو زبان میں انگریزی زبان سے ترجمہ کرنے والے مترجمین میں مرزا اشرف بیگ کا نام قابل ذکر ہے۔جو مولانا حالی کے احباب میں سے تھے۔پنجاب بک ڈپو میں اسسٹنٹ ٹرانسلیٹر بھی مقرر ہوئے۔(11)مرزا اعجاز حسین جن کے آباواجداد 1857ء کے ہنگامے کے بعد دہلی سے پنجاب منتقل ہوئے۔پنجاب چیف کورٹ میں بطور مترجم مقرر ہوئے۔''سونٹن کی تاریخ عالم''،''لینڈ کی سائیکولوجی''تراجم پیش کیے۔(12)منشی دوارکاپرشاداُفق،منشی پورن چند کایستھ مالک مطبع ثنائی لکھنو کے فرزند 1902ء میں لاہور آئے۔پنجاب سماچار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ان کے اردو تراجم میں ''ٹاڈ راجستھان''،''رامائن''،مہابھارت''،افضل التواریخ''،''سروش سخن''شامل ہیں۔(13)غلام باری(باری علیگ)روزنامہ احسان لاہور کے ایڈیٹر اور بہت ذی علم اور مشہور ادیب اور مترجم تھے۔ترجمہ نگاری میں لاہور کی علمی ادبی فضا ان کی اس قابلیت کی معترف تھی۔رائٹ آنریبل سید امیر علی شاہ کی مشہور کتاب ''شارٹ ہسٹری آف دی سارا سنز''کا اردو ترجمہ آپ ہی نے کیا تھا۔مولوی خلیل الرحمٰن عربی اور انگریزی کے اعلیٰ پایہ کے مترجم تھے۔اسلامی تاریخ کو عربی اور انگریزی سے اردو میں منتقل کیا۔۱۸۸۹ء میں لاہور آئے۔ان کی بے نظیر کتب میں،جنھیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ان میں ''عذرا''رائیڈ ہیگرڈ کی عجیب وغریب کتاب شی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔''مولدین'' انگریزی کتاب''ہسٹری آف دی مورش امپائر ان یورپ'' کا تین ضخیم جلدوں میں ترجمہ کیا۔''اخبارالاندلس''،جس میں اس نے مسلمانان اندلس کی بربادی وتباہی کا نہایت دردناک حال لکھا۔''نفح الطیبب''شہاب الدین ابوالعباس کی مشہور عالم کتاب کا عربی سے اردو نثر میں ترجمہ ہے۔''تاریخ الخلفاء''عربی سے اردو منتقل کی۔13فروری1939ء کو اس دار فانی سے کوچ کیا۔(14)مولوی محمد علی ایم اے علوم اسلامیہ کے بہت بڑے فاضل تھے۔1874ء کو کپورتھلہ میں پیدا ہوئے۔ان کے تراجم میں تفسیر بیان القران اور صحیح بخاری کے دو جلدوں میں تراجم شامل ہیں۔13اکتوبر1951ء کو انتقال ہوا۔شیخ محمد پانی پتی مشہور مترجم

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210
Vol. 8 No. 1 (2026)

تھے۔ان کے تراجم نہایت فصیح وبلیغ تھے۔عربی سے اردو زبان میں تراجم کیے۔سید العرب،تاریخ ادب عربی ان کی مشہور تصانیف ہیں۔سیتا رام کوہلی ایم اے لاہور میں گورنمنٹ کالج کے پروفیسر اور انگریزی اور فارسی کے ماہر تھے۔تاریخ کا منجھا ہوا ذوق رکھتے تھے۔1915ء میں گورنمنٹ پنجاب نے ان کو مہاراجہ رنجیت سنگھ والئے لاہور کی حکومت کا ریکارڈ مرتب کرنے کے لیے مقرر کیا۔یہ کام انھوں نے بڑی محنت وکاوش کے بعد 1919ء میں مکمل کیا''خالصہ دربار ریکارڈ'' کے نام سے یہ کتاب چھپی۔دیوان امرناتھ کی کتاب ظفر نامہ رنجیت سنگھ (فارسی) کو انھوں نے شرح کے ساتھ 1928ء کو شائع کیا۔بطور مترجم ماہر زبان ان کی اپنی شناخت تھی۔(15)پروفیسر خادم محی الدین (جالندھر)1888ء میں پیدا ہوئے اور 7نومبر 1963ءلاہور میں انتقال فرمایا۔ضیا محی الدین کے والد گرامی تھے۔ترجمہ نگاری میں قابل ذکر تصنیف ''میری داستان حیات(ہیلن کیلر)'' یادگار چھوڑی۔(16)حبیب شاہ جلال پوری (جلال پور جٹاں، گجرات)5ستمبر 1890ء کو پیدا ہوئے اور 23فروری 1951ءلاہور میں انتقال ہوا۔ترجمہ نگاری میں ان کی انفرادیت بطور مترجم ''بھگوت گیتا'' کا اردو ترجمہ ہے۔سید محمد احمد قادری ابوالحسنات(الور)1896ء میں پیدا ہوئے اور 20 جنوری 1961ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔اردو ترجمہ نگاری میں ''اردو ترجمہ کشف المحجوب'' اہم کاوش ہے۔محمد ابراہیم علی چشتی(لاہور)16اگست 1917ء کو پیدا ہوئے۔9جولائی 1968ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ان کے تراجم میں ''تزک ہٹلری(ہٹلر کی خود نوشت)'' اور ''انگریز کا راج کیوں کر ختم ہوا'' تصانیف اہم ہیں۔مترجم، محقق،صوفیائے ہند کے تذکرہ نگار، مولانا اعجاز الحق قدوسی(جالندھر) جولائی 1905ء میں پیدا ہوئے۔19فروری 1986ء کو وفات پائی۔ان کے اردو تراجم میں اہم تصنیفات ''توزک جہانگیری'' اور ''سیر الاولیاء'' ہیں۔ پروفیسر اصغر علی روحی(کٹھالہ۔گجرات)1867ء میں پیدا ہوئے اور 13 مئی 1954ء کو لاہور میں انتقال ہوا۔ترجمہ نگاری پر گہری دسترس کے حامل تھے۔ان کے اردو تراجم میں ''الجفاء والوفا''،الدواالدوا'' اور ''قصیدہ بردہ شریف'' شامل ہیں۔ارمان سرحدی(امان اللہ خان)1920ء میں پیدا ہوئے اور 24اگست 1961ءلاہور میں انتقال ہوا۔ادیب اور مترجم تھے۔ان کے تراجم جو انھوں نے اردو زبان میں کیے ان میں ''غنیتہ الطالبین'' اور ''فتوح الغیب'' اہم تصنیفات ہیں۔محمد خالد اختر(الہ آباد، تحصیل لیاقت پور، ضلع بہاول پور)23جنوری 1920ء کو پیدا ہوئے اور 2فروری 2002ء کو انتقال ہوا اردو ترجمہ نگاری میں انھوں نے اپنے عہد میں اہم کام کیے۔سید ہاشمی فرید آبادی (فرید آباد)1890ء میں پیدا ہوئے۔عثمانیہ یونی ورسٹی میں بطور مترجم کام کیا۔انجمن ترقی اردو ہند میں جوائنٹ سیکرٹری کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔بطور مترجم ان کی شناخت اردو زبان میں اہمیت کی حامل ہے۔مولوی محمد انشاءاللہ خان(گوجرانوالہ)20اپریل1870ء میں پیدا ہوئے اور 1928ء میں لاہور میں وفات پائی۔ترجمہ نگاری میں ''ترجمہ مقدمہ تاریخ ابن خلدون'' اہم کارنامہ ہے۔(17)ارمان سرحدی(امان اللہ خان)(لاہور)1920ء کو پیدا ہوئے اور 24اگست 1961ء میں لاہور میں وفات پائی۔بطور مترجم ان کی شناخت کے

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

تصدیق

Vol. 8 No. 1 (2026)

ضامن ان کے تراجم ''غنیتہ الطالبین''اور ''فتوح الغیب'' شامل ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد حسن(امرتسر)استاد مترجم 4مارچ 1904ء میں پیدا ہوئے اور 19 اگست 1999ء میں وفات پائی۔ان کے تراجم ''رسالہ قشریہ''،''بلوغ الادب''، تصرف''، لمحات''(شاہ ولی اللہ)،''ابریز'' شامل ہیں۔اختر واسطی(سید ذاکر حسین)(گوجرہ،ٹوبہ ٹیک سنگھ)ایک اچھے مترجم تھے۔انھوں نے ''ترجمہ نہج البلاغہ''لکھا۔پروفیسر محمد سرور جامعی(سیکریالی، گجرات)1906ء میں پیدا ہوئے۔19 ستمبر 1983ء میں وفات پائی۔بطور مترجم ان کی کاوشیں قابل ذکر ہیں۔''فوائد الفواد(از میر حسن علاء سنجری)''اور ''مسلمان اقوام کے زوال کے اسباب''عمدہ تراجم ہیں۔

حوالہ جات

١. فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، سید احمد دہلوی؛مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ، اردو بازار لاہور، 1901ء(طبع اول) طبع دوم 1974،(جلداوّل)ص601
٢. رفیع الدین ہاشمی،اصناف ادب؛سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،1983ء،ص190۔191
٣. ڈاکٹر ہارون قادر،خان احمد حسین خان فن اور شخصیت؛الوقار پبلی کیشنز،لاہور،2010ء،ص305
٤. مولانا ظفر علی خان، معرکہ مذہب و سائنس،1910ء،ص64
٥. پروفیسر رام سروپ کوشل،ان پورنا کا مندر؛دارالاشاعت پنجاب،لاہور،1927ء،ص2
٦. ڈاکٹر ہارون قادر،خان احمد حسین خان فن اور شخصیت؛الوقار پبلی کیشنز،لاہور،2010ء،ص277
٧. ڈاکٹر ہارون قادر،خان احمد حسین خان فن اور شخصیت؛الوقار پبلی کیشنز،لاہور،2010ء،ص278
٨. چموپتی ایم اے، ستیارتھ پرکاش؛آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب، گورودت،لاہور،1946ء،ص2
٩. ڈاکٹر ہارون قادر،خان احمد حسین خان فن اور شخصیت؛الوقار پبلی کیشنز،لاہور،2010ء،ص277
١٠. نقوش لاہور نمبر۔92،ادارہ فروغ اردو لاہور، فروری 1962ء،ص916
١١. نقوش لاہور نمبر،ایضاً۔ص920
١٢. نقوش لاہور نمبر،ایضاً۔ص921
١٣. نقوش لاہور نمبر،ایضاً۔ص920
١٤. نقوش لاہور نمبر،ایضاً۔ص927۔928

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

Vol. 8 No. 1 (2026)

١٥. نقوش لاہور نمبر، ایضاً۔ ص932

١٦. ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ؛ وفیات اہل قلم، اکادمی ادبیات پاکستان، 2008ء، ص150

١٧. نقوش لاہور نمبر، ایضاً، ص945

Romanised References

1. Dehlavī, Sayyid Aḥmad. Farhang-i Āṣafiyah, vol. 4. Maktabah Ḥasan Suhayl Ltd., Urdu Bazar, Lahore, 1901 (ṭab‘-i awwal); ṭab‘-i dovum 1974, vol. 1, p. 601.
2. Hāshmī, Rafī‘uddīn. Aṣnāf-i Adab. Sang-e-Meel Publications, Lahore, 1983, pp. 190–191.
3. Qādir, Hārūn, Dr. Khān Aḥmad Ḥusain Khān: Fan aur Shakhsiyat. Al-Waqār Publications, Lahore, 2010, p. 305.
4. Khān, Ẓafar ‘Alī, Mawlānā. Ma‘rakah Mazhab o Sā’ins. 1910, p. 64.
5. Kauśal, Rām Sarūp, Professor. An Pōrṇā kā Mandir. Dār al-Ishā‘at Punjab, Lahore, 1927, p. 2.
6. Qādir, Hārūn, Dr. Khān Aḥmad Ḥusain Khān: Fan aur Shakhsiyat. Al-Waqār Publications, Lahore, 2010, p. 277.
7. Ibid., p. 278.
8. Camūpatī, M.A. Satyārth Prakāś. Ārya Pratinidhi Sabhā Punjab, Gorodatt, Lahore, 1946, p. 2.
9. Qādir, Hārūn, Dr. Khān Aḥmad Ḥusain Khān: Fan aur Shakhsiyat. Al-Waqār Publications, Lahore, 2010, p. 277.
10. Nuqūsh Lahore Number, no. 92. Idārah Farogh-e-Urdu, Lahore, February 1962, p. 916.
11. Nuqūsh Lahore Number, ibid., p. 920.
12. ibid., p. 921.
13. ibid., p. 920.
14. ibid., pp. 927–928.
15. ibid., p. 932.
16. Salīch, Muḥammad Munīr Aḥmad, Dr. Wafiyāt Ahl-i Qalam. Academy Adabiyāt Pakistan, 2008, p. 150.
17. Nuqūsh Lahore Number, ibid., p. 945.